

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ — قیمت سالیانہ مع محصول سے

نمبر ۳۱ – جلد ۸ — لودیانہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۸۸۰ع — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستہ اخبارات

جنگ افغانستان ختم ہوا ہماری فوجیں خوشی کے نعرے مارتی ہیں اور کہتی ہیں کہ تمت تمام شد کار من نظام شد = **عبد الرحمان خان** نے ہماری تمام شرائط کو منظور کر کے کابل کی امارت لے لی = **کابل** میں عبد الرحمان خان کے نام کا سکہ چل گیا ہے = **جمعہ** کے روز کابل کی جامع مسجد میں قاضی نے عبد الرحمان خان کے نام کا خطبہ پڑھ سنایا = **امیر** عبد الرحمان خان نے قاتل خان کو اپنی فوج کا سپہ سالار مقرر کیا ہے = **مسٹر** گریفین صاحب بہادر قلعہ دشمن میں جا کر امیر کابل سے ملاقات کرینگے = **جس روز** عبد الرحمان کو کابل کا امیر مقرر کیا اُس روز کابل میں چنداں خوشی کے آثار نہیں تھے = **شروع** اگست میں ہماری فوجیں کابل سے ہندوستان کیطرف ڈبل کوچ بولدینگی = **سردار** ولی محمد خان جو ہماری طرف سے کابل کا گورنر تھا گم ہوا اُسکی جگہہ عبد الرحمان خان نے اپنا گورنر مقرر کیا = **افغانستان** کے باغی اور غازی چپ چاپ ہیں = **محمد جان** نے ہوا کے پلٹتے ہی اپنا منہہ عبد الرحمان خان کی طرف پھیر دیا = **ایوب خان** گھٹنوں میں سر دئے بیٹھا ہے = **ہراتی** فوجیں جو سرپٹ چلی آتی تھیں قندھار اور ہرات کے درمیان دونوں نشانہ چت پڑی ہیں = **یونان** کی فوج سلطان روم سے لڑنیکو مستعد ہوگئی ہے = **انگریزوں** نے اپنے جنگی جہازوں کا منہہ روم کیطرف کر دیا ہے = **روس** اس حیرت میں غرق ہے کہ میں کسکی طرف ہو جاؤں = **فغفور** چین کہتا ہے کہ میں بلا مدد غیری روس سے لڑونگا = **صوبہ** قندھار میں انگریزی عمل دخل ہیگا = **سلاطین** یورپ یونان سے کہتے ہیں کہ جو کچھ فیصلہ ہم نے تمہارے حقمیں سرحد کی بابت کر دیا ہے اگر روم نہ مانتے تو ہمارا حکم تمہارا زور اُسکا سر توڑ دو = **روم** نے صیقل گردنکو کہا ہے کہ ہمارے ہتھیاروں کو بہت جلد صاف کر دو ہم لڑنیکو جائینگے - آجھیں = **تازہ** خبر کابل سے معلوم ہوا کہ محمد جان نے عبد الرحمان سے درخواست کی ہے کہ مجکو سپہ سالار اور موسیٰ خان کو ولیعہد بناؤ - ہانڈی پکی نہیں رکابیاں دوڑیں = **اہل البینا** نے یونان کی مخالفت میں ہتھیار اُٹھانے کا ارادہ کیا ہے مانٹنگرو والے البینا کے مخالف ہوگئے ہیں = **جاپان** نے چین سے کہا ہے کہ میں تمہاری لڑائی کے درمیان نہیں آتا ہوں = **میدان** کے سردار غزنی کی طرف دوڑے اور بھاگے جاتے ہیں = **ایران** کا حال معلوم نہیں ہوتا کہ وہ عبد الرحمان خان کی امارت سے راضی ہے کہ نہیں = **بار برداری** کے لیئے جو جانور حکام اضلاع نے برائے روانگی افغانستان خریدے تھے اب جہاں کے تہاں کھڑے رہگئے - خوب بچے = **امریکہ** میں ایک کل ایسی ایجاد ہوئی ہے کہ جسکے ذریعہ سے لوہا ملا آگ کے پانی ہوا کرے گا =

نورافشاں

آج ہم بڑی خوشی سے یہہ بات درج اخبار کرتے ہیں کہ سردار عبدالرحمان خان امیر کابل مقرر کیا گیا ہے اور اُسکی تقرری کی مفصل کیفیت اخبار ہذا کے صیغہ منقولات میں درج ہے ناظرین ملاحظہ فرماویں۔ عبدالرحمان خان کی امارت پر لوگوں کے طرح طرح کے خیال ہیں مگر کثرت رائے اسطرف ہے کہ جسوقت انگریزی فوجیں کابل سے واپس چلی آئینگی تو عبدالرحمان خان سے افغانستان سنبھالا نہ جائیگا چنانچہ اخبار انجمن پنجاب میں لکھا ہے جسوقت عبدالرحمان خان کابل میں پہونچیگا تو دیگر دعویداران دند مچائینگے اور افغانستان میں جہاں تہاں دھاڑے۔ قزاقیاں۔ شب خون ہونگے اور بدانتظامیاں شور مچاوینگی خیر اسکا کیا علاج جب وہ ملک ہی اس کیفیت کا ہے کہ وہاں دند مچا رہے تو کیا کیا جاوے البتہ اسوقت یہہ امر قابل بحث ہے کہ انگریزی گورنمنٹ نے عبدالرحمان خان کو کابل کے تخت پر بٹھلا دیا تو کیا اُسکے ساتھ اسقدر فوج ہے کہ افغانستان میں اپنا رعب قایم کریگا یا نہیں اسوقت جو کچھ ہمنے سُنا ہے اُس سے یہی معلوم ہوا ہے کہ اُسکے ساتھ فوج بہت کم ہے اور ہم کبھی نہیں کہہ سکینگے کہ اُس فوج سے وہ اپنا بندوبست اچھی طرح کریگا بلکہ اندیشہ ہے کہ اُسکی قلیل فوج کو دیکھکر اگر انگریزی کل فوج واپس ہندوستان کو آجاوے تو دیگر دعویداران کابل نہ گھیر لیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ گورنمنٹ انگریزی نے اُس سے امداد فوج کا وعدہ کیا ہو یا نہیں یہہ ہمکو معلوم نہیں البتہ ہم ضرور یہہ کہینگے کہ جبتک گورنمنٹ انگریزی کی مدد فوج سے نکرے گی تو عبدالرحمان خان ہرگز کابل کی امارت نہ کر سکیگا +

۲۴ جولائی کی تار برقی آمدہ کابل سے معلوم ہوا کہ شہر کابل میں امیر عبدالرحمان خان کے نام کا سکہ جاری ہوگیا اور سردار ولی محمد خان گورنر کابل نے استعفا دیدیا ہے اور اب گورنر کابل یوسف خان مقرر ہوئے ہیں اور افواہ ہے کہ کوتوالی کے عہدے پر نایب کاظم خان مقرر ہوا ہے +

اور ۲۳ جولائی کی خبر سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے روز جامع مسجد میں عبدالرحمان خان کے نام کا خطبہ شہر کابل میں پڑھا گیا اور قاضی صاحب نے وعظ کے اندر انگریزوں کی نیک نیتی کو بلا تعصب طرفداری کے ظاہر کیا اور خطبہ میں تمام کیفیت دوست محمد خان سے لیکر حال تک سُنائی اور خوشی ظاہر کی کہ انگریزوں نے افغانستان کا امیر مسلمان مقرر کیا ہے +

ہم اُس خطبہ کے سُننے کے منتظر ہیں کہ جب انگریز کابل کو خالی کرکے چلے آوینگے اور اُنکے بعد میں قاضی صاحب پڑھکر سُناوینگے +

کچھ عرصہ ہوا کہ ایک جہاز کے یورپین ملاح نے کلکتہ میں جہاز سے اُترکر اہالیان پولیس سے لڑائی کی۔ اُس فساد میں ملاح لاچار ہوکر اپنی کشتی پر چڑھ گیا کشتی مذکور میں سے ایک ملاح اِس نیت سے خشکی کیطرف آیا کہ میں چھری سے کسی اہلکار پولیس کو جان سے مارڈالونگا چنانچہ ایک سپاہی پر جو اِس جھگڑے سے ناواقف تھا حملہ کیا اور اُسکا گلا کاٹ ڈالا۔ مجروح بولنے سے مایوس ہوچلا تھا مگر اپنے قاتل کا نشان اُنگلی کے اشارہ سے بتادیا۔ اور فوراً گرکر مرگیا۔ قاتل گرفتار کیا گیا اور بعد تحقیقات کے ہفتہ گذشتہ میں پھانسی دیا گیا +

ایسے قاتل کو اگرچہ نہایت درجہ کی سزا دی گئی مگر کون کہہ سکتا ہے کہ یہہ سزا اُسکے گناہ کے موجب پوری تھی۔ یہہ خیال اُن لوگوں کے لئے ہے جو کہتے ہیں کہ دنیا ہی میں دوزخ و بہشت ہے پس جو کچھ ہونا ہے یہیں ہو رہتا ہے۔ اِس امر میں ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ جیسے بہت لوگوں کو اس دنیا میں اجر نہیں ملتا ویسے ہی بہت شریروں کو یہاں سزا بھی نہیں ملتی۔ پس قول مذکورہ بالا قابل لحاظ نہیں ہے +

سنا جاتا ہے کہ قسطنطنیہ میں ایک اخبار موسومہ پیک اسلام اُردو و ترکی زبان میں شایع ہوتا ہے اور ہندوستان میں اِس نیت سے بھیجا جاتا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان سلطان روم کو اپنا خلیفہ سمجھکر اُسکے معاون ہیں +

معلوم نہیں ہے کہ کون کون ہندوستانی صاحبان اُنکے مددو معاون ہیں مگر عجب نہیں کہ جو لوگ ۱۸۵۷ء میں یہاں سے بھاگے تھے شاید انمیں سے کوئی ہووے۔ اخبار مذکور کے مہتمم صاحب نے اپنا پورا نام اخبار میں نہیں لکھا ہے بلکہ یہہ لکھا ہے کہ جس کسی صاحب کو اخبار پیک اسلام قسطنطنیہ سے خط و کتابت کرنا منظور ہو تو س۔ ن۔ ع سے کرنا چاہیئے پس ہم انگریزی اختصار کے قاعدے کے موافق اِن حروف سے سید نصرت علی نکال سکتے ہیں۔ اور پھر اپنے خیال کے موافق یہہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ شاید یہہ سید نصرت علی صاحب وہی ہوں جو نصرت الاخبار دہلی کے مالک تھے لیکن شاید لوگ یہہ خیال کرینگے کہ وہ اپنا اخبار اور وطن چھوڑکر کیوں جاتے تو ہم کہہ سکتے کہ ۲ جون کے پرچہ نصرت الاخبار میں سید صاحب کے والد ماجد امام صاحب نے ایک اشتہار میں لکھا ہے کہ سید نصرت علی کو بیٹے سے خفا ہوکر علیحدہ کردیا ہے پس جی بس معلوم شد یہہ س۔ ن۔ ع سید نصرت علی ہی صاحب ہیں +

ہماری دانست میں بہتر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے اخبار کو جو ہندوستان کے مسلمانوں کے دل کو الٹ پلٹ کرنے والے ہیں سرکار

بقیہ مسلسل بیان مسیح کی زندگی اور تعلیم کا

ہیرودیس کے اِمتحان کے بعد جب مسیح واپس آیا تو پلاطوس کا تعین اُسکے قتل کے لایق نہونے پر زیادہ پکا ہوگیا غالب ہے کہ اُسنے اُسے اپنے اِمتحان کا سارا نتیجہ لکھہ بھیجا ہوگا اور بہت قصد کرتا رہا کہ یہودیوں کے ہاتھہ سے اُسے چھوڑا لے مسیح سے پھر گفتگو کرکے باہر آیا اور لوگوں سے کہا تم اِس شخص کو میرے پاس یہہ کہتے لاے کہ یہہ لوگوں کو سنکارتا اور اُبھارتا ہے مگر مینے تمہارے روبرو تحقیق کیا اُن قصوروں میں سے جو تم اُسپر لگاتے ہو ایک نہ پایا اور نہ ہیرودیس نے اُسکو مجرم ٹہرایا سو میں اُسکو تنبیہ کرکے چھوڑ دونگا علاوہ اِسکے تمہارا دستور ہے کہ میں فسح کے روز ایک تمہارے لئے چھوڑ دیا کرتا ہوں سو میں اُسکو چھوڑ دونگا پر اُنھوں نے چلا چلا کر کہا اُسے صلیب دو صلیب دو اور برابا بٹ مار کو ہمارے لئے چھوڑ دو اُسنے تیسری بار اُنسے کہا میں یسوع مسیح میں قتل کے لایق کوئی قصور نہ پایا اِسلئے میں اُسے تنبیہ کرکے چھوڑ دونگا پر اُنہوں نے شور مچا کر اُسے تنگ کیا اور چاہا کہ اُسے صلیب دیجادے اور کہا کہ اگر تو اُسے چھوڑ دیوے تو تو قیصر کا دوست نہیں جب پلاطوس نے دیکھا کہ کچھہ بن نہیں آتا اور بلکہ زیادہ ہوتا جاتا ہے تو پانی لیکر اُس بھیڑ کے آگے اپنے ہاتھہ دھوئے اور کہا میں اِس راستباز کے خون سے پاک ہوں تم جانو لوگوں نے جواب دیا اُسکا خون ہمپر اور ہماری اولاد پر ہو پلاطوس نے یسوع کو کوڑے مار کر سپاہیوں کے سپرد کیا کہ صلیب پر کھینچا جاوے سپاہیوں نے اُسے لیجاکر اور اُسکے کپڑے اوتار کر قرمزی پیرہن پہنایا اور کانٹوں کا تاج بنا کر اُسکے سر پر رکھا اور ایک سرکنڈہ اُسکے داہنے ہاتھہ میں دیا اور اُسکے آگے گھٹنے ٹیک کر اور ٹھٹھا مار کر کہا اے یہودیوں کے بادشاہ سلام اور اُسپر تھوکا اور وہ سرکنڈہ لیکر اُسکے سر پر مارا اور ہر طرح کی بیرحمی سے پیش آئے یوحنا کہتا ہے کہ یہہ سب کچھہ چھٹے گھنٹہ کے قریب ہوا عجب نہیں کہ یہہ رومیوں کے حساب کے مطابق دوپہر رات سے گھنٹہ کا آغاز لیکر کہتا ہو اور مرقس اپنے بیان میں یہودیوں کے دستور سے یعنے صبح کے چھہ بجے سے گھنٹہ کے شمار شروع کرکے لکھتا ہو (دیکھو ۲۷ مرقس ۱۵ لوقا ۲۳ یوحنا ۱۸ و ۱۹) +

مسیح کے مصلوب ہونیکا بیان

اِس رات کے غل اور شور کے درمیان صرف ایک آدمی چپ چاپ اور امن وامان میں رہا اُسپر اب صلیب کے دونوں حصے یا ایک حصہ رکھا گیا تاکہ وہ اُسکو اُٹھا کر صلیب دینے کی جگہہ پر لیجاوے یہہ اُن کے دستور کے مطابق تھا کہ ہر ایک مجرم جسپر قتل صلیب کا فتویٰ دیا گیا ہو وہ اپنی صلیب آپ اُٹھا لیجایا کرتا تھا ایک خاص جگہہ تھی شہر کے باہر جسکو گلگتا یا کالبری کہتے تھے اُسکا ٹھیک مکان اب معلوم نہیں ہو سکتا جاتے جاتے راہ میں مسیح صلیب کے بوجھہ سے ماندہ ہوگیا تب مسیح کے ستانیوالوں نے ایک دیہاتی آدمی کو جسکا نام شمعون قوریتی تھا پکڑا اور صلیب اُسکے سر پر رکھی کہ یسوع کے پیچھے پیچھے لیچلے غالب ظن ہے کہ یہہ شخص مسیح کے شاگردوں سے ہوگا بڑا ہجوم بعض اُنکے تماشے میں اور بعض وے جو اُسپر اعتقاد رکھتے تھے اُسکے پیچھے پیچھے چلے جب مسیح نے عورتوں کو اپنے واسطے روتے اور چھاتی پیٹتے دیکھا تو اُنسے کہا اے یروسلم کی بیٹیو مجھپر زرو بلکہ اپنے اور اپنے لڑکوں پر رو کیونکہ دیکھو وے دن آتے ہیں جنمیں کہینگے مبارک ہیں بانجھیں اور وہ پیٹ جو نجنیں اور وے چھاتیاں جنھوں نے دودہ نہیں پلایا جب وے کالبری میں پہنچے تو مے میں مر ملا کر اُسے پینے کو دیا مگر اُسنے نہ پیا پھر اُنہوں نے اُسے صلیب پر کھینچا اور دو بدکار و نکو بھی اُسکے ساتھ مصلوب کیا ایک داہنے اور دوسرا بائیں طرف دیکھو پیچھے اور پلاطوس نے ایک کتاب لکھا یونانی لاطینی عبرانی تین زبان میں اور اُسکی صلیب کے اوپر لگا دیا اُسکا مضمون یہہ تھا یہہ یہودیوں کا بادشاہ ہے سردار کاہنوں نے اِس نوشتہ پر اعتراض کرکے کہا کہ یہودیوں کا بادشاہ مت لکھہ بلکہ یہہ لکھہ کہ اُسنے کہا میں یہودیوں کا بادشاہ ہوں پلاطوس نے اُنکے اعتراض پر اِلتفات نہ کیا اور کہا مینے جو لکھا سو لکھا یہہ تیسرا گھنٹہ یعنے نو بجے کا وقت تھا کہ اُنہوں نے اُسکو صلیب دیا (مرقس) اور صلیب دینے کے بعد سپاہیوں نے اُسکے کپڑے بانٹ لئے اب اُسکی پست حالی نہایت درجہ کو پہونچ گئی اور اُسکے عوض میں لوگوں نے ایک چور کو پسند کیا اور وہ دو چوروں کے ساتھ شمار ہو کر صلیب پر کھینچا گیا صلیبی موت نہ صرف دکھہ والی موت تھی بلکہ نہایت شرمندگی اور بے عزتی کی موت روم کی سلطنت میں اِس موت کی سزا صرف غلام اور غیر رومیوں کیواسطے مقرر تھی جب خداوند صلیب پر چڑھ گیا تب لوگوں نے جو ادھر اُدھر سے جاتے تھے اور سردار کاہن اور فقیہوں نے ٹھٹھہ مار کر اُسے کہا واہ اور ونکو بچاتا ہے لیکن اپنے تئیں بچا نہیں سکتا ہے

مراسلات

بقیہ قرآن کی عدم ضرورت نمبر ۵

ازروئے طریق الحیات

نیک کام اچھے اور ضروری ہیں۔ متی ۵: ۱۶۔ اسی طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وے تمہارے نیک کاموں کو دیکھیں اور تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے تعریف کریں۔ نامہ رومیوں ۱۳: ۳۔ پس اگر تو چاہے کہ حکومت سے نڈر رہے تو نیکی کر کہ وہ تیری تعریف کریگا۔ نامہ ۲ قرنتیوں ۹: ۸۔ اور خدا تم پر ہر طرح کی نعمت بڑھا سکتا ہے تاکہ تم ہمیشہ سب طرح کی کفایت رکھکے ہر صورت کی نیکوکاری میں بڑھتے جاؤ۔ نامہ افسیوں ۲: ۱۰۔ اور مسیح یسوع میں ہو کے اچھے کاموں کے واسطے پیدا ہوئے جنکے لئے خدا نے ہمیں آگے تیار کیا تھا تاکہ ہم اُنہیں کیا کریں ✚

نامہ اول تمطاؤس ۶: ۱۸۔ اور یہہ کہ وے نیکوکاری اور بھلے کام سے دولتمند اور سخاوت پر تیار اور بانٹنے پر مستعد ہوویں۔ نامہ دوم تمطاؤس ۳: ۱۷۔ تاکہ مرد خدا کامل اور ہر ایک نیک کام میں تیار ہو۔ نامہ طیطس ۳: ۸۔ یہہ بات سچ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تو ان باتوں کو تاکید سے کہا کرے تاکہ وے جو خدا پر ایمان لائے ہیں اندیشہ کر کے نیکوکاری میں مشغول رہیں۔ یہہ خبریں بھلی اور آدمیوں کے واسطے فایدہ مند ہیں۔ ✚

نجات نیک کاموں سے ہے۔ سورہ بقر رکوع ۹ آیت ۸۱۔ اور جو یقین لائے اور عمل نیک کئے وے لوگ ہیں جنت کے وے اُسی میں رہ پڑے۔ سورہ اعراف رکوع ۵ آیت ۴۲۔ اور جو یقین لائے اور کیں بھلائیاں ہم بوجھ نہیں رکھتے کسی پر مگر اُسکے مقدور کا وے ہیں جنت کے لوگ وہ اُس میں رہ پڑے۔ سورہ فرقان رکوع ۶ آیت ۷۰۔ مگر جسنے توبہ کی اور یقین لایا اور کیا کچھ کام نیک سو اُن کو بدل دیگا اللہ بُرائیوں کی جگہہ بھلائیاں اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔ سورہ بقر رکوع ۳۷ آیت ۲۷۱ اگر کُھلی دو خیرات تو کیا اچھی بات اور اگر چھپاؤ اور فقیروں کو پہنچاؤ تو تمکو بہتر ہے اور اُتارتا ہے کچھ گناہ تمہارے۔ سورہ ہود رکوع ۱۰ آیت ۱۱۵ اور کھڑی کر نماز دونوں سرے دنکے اور کچھ ٹکڑوں میں رات کے۔ البتہ نیکیاں دور کرتی ہیں بُرائیوں کو الخ ✚

قرآن کے نیک کاموں کا مفصل بیان اِس سے بیشتر ہو چکا ہے ✚

اب چونکہ محمد صاحب نے نیک کاموں میں وہ باتیں بھی داخل کیں ہیں جو توریت میں عارضی طور سے مقرر ہوئی تھیں۔ اِسلئے اُنکا دوبارہ حکم دینا یا طریق الحیات میں سے ایک طریق قرار دینا فضول ہے۔ پھر چونکہ حضرت نے نہ صرف انبیاء سابقین کے ڈھب پر نیک کاموں کی تاکید ہی کی اور یوں اپنی رسالت کے فضول ہونے پر گواہی دی بلکہ اُن کاموں کو شرط نجات تبلایا اور انسان کی ناقابلیت کا کچھ خیال نہ کیا۔ کوئی علاج نہ تبلایا جس سے ناقابلیت دور ہو کر طہارت دلی حاصل ہوئے۔ اور علاج مشہودہ سے بھی آنکھ بچاکے وہ بھاری بوجھہ پھر بیچارے لوگوں ہی کے سر پر دے مارا۔ اِسلئے ایسے منادی کی مطلق ضرورت نہیں تھی۔ اس سے تو یوں ہی بھلے ہیں ✚

مگر انجیل سے یہہ بات ظاہر ہے کہ نجات ایمان سے ہے اور اُس ایمان کی توفیق سے نیک کام کرنے کا مقدور حاصل ہوتا ہے اور یوں ایماندار نیک کام کر کر کے میلان بد اور گناہ کی آلودگی سے صاف ہوتا رہتا ہے اور پاکیزگی کو جو حیات ابدی کا مقدم اور ضروری اصول ہے حاصل کرتا ہے۔ دیکھو نامہ طیطس ۲: ۱۴۔ جسنے (یسوع مسیح نے) آپ کو ہمارے بدلے دیا تاکہ وہ ہمیں سب طرح کی بدکاریوں سے چھڑا دے اور ایک خاص اُمت کو جو نیکوکاری میں سرگرم ہو میں اپنے لئے پاک کرے۔ پھر بائبل انسان میں نیک کاموں کی ناقابلیت اور عدم رغبت اور لاعلمی (اصلی نیک کاموں سے) انسان کے سامنے رکھتی اور فرماتی ہے کہ ✚

نیک کاموں سے نجات نہیں۔ اُسنے ہمکو راستبازی کے کاموں سے نہیں جو ہم نے کئے بلکہ اپنی رحمت کے سبب نئے جنم کے غُسل اور اُس روح قدس کے سرنو بنانے کے سبب بچایا۔ (طیطس ۳: ۵) اور رومیوں کا باب ۳ دیکھنا چاہئے۔ پھر اگر فضل سے ہے تو اعمال سے نہیں۔ نہیں تو فضل فضل نہ رہیگا۔ اور اگر اعمال سے ہے تو فضل پھر کچھ نہیں۔ نہیں تو عمل عمل نہ رہیگا (رومیوں ۱۱: ۶) یہہ جانکر کہ آدمی نہ شریعت کے کاموں سے بلکہ یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راستباز گنا جاتا ہے۔ کیونکہ کوئی بشر شریعت کے کاموں سے

راستبازی گناہ جانبگار (گلتیوں ۲: ۱۶) - پس جبحال کہ بائبل میں کامل طریق نجات سے کے موضوع ہی تو کسی ناقص طریق کی کیا ضرورت ہی +

نجات روحانی جنگ کرنیسے ہی۔ نجات جنگ کرنے اور حج کرنیسے ہی۔

ہو (زمتیوں ۱۰: ۳-۴) کیونکہ اگرچہ ہم جسم میں چلتے ہیں پر جسم کے طور پر نہیں لڑتے اسلئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں ہیں پر خدا کے سبب قلعونکو دھا دینے پر قادر ہیں۔ افسیوں ۶: ۱۰-۱۸ ای میرے بھائیو خداوند اور اُسکی قدرت کی قوت سے زورآور ہو۔ خدا کے سارے ہتھیار باندھو تاکہ تم شیطان کے منصوبوں کے مقابل قایم رہ سکو۔ کیونکہ ہمیں خون اور جسم سے کشتی کرنی نہیں بلکہ سرداروں سے وغیرہ۔ اسواسطے تم خدا کے سارے ہتھیار اُٹھالو تاکہ تم بُرے دن میں مقابلہ کرسکو اور سب کو جیتکے قایم رہ سکو۔ اِسلئے تم اپنی کمر سچائی سے کسکے اور راستبازی کا بکتر پہنکے اور پانوں میں صلح بخشنیوالی انجیل کی چالاکی باندھکے اور اُن سب کے اوپر ایمان کی سپر لگاکے

سورہ بقرہ رکوع ۲۷ آیت ۲۱۷ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور لڑے اللہ کی راہ میں وے اُمیدوار ہیں اللہ کی مہر کے اور اللہ بخشنیوالا مہربان ہی۔ اِسکے موافق دیکھو سورہ عمران رکوع ۱۹ آیت ۱۹۶ +

جس سے تم اُس شریر کے سارے جلتے تیروں کو بجھا سکو قایم رہو۔ اور نجات کا خود اور روح کی تلوار جو خدا کا کلام ہی لے لو۔ اور کمال آرزو و منت کے ساتھ ہر وقت روح میں دعا مانگو۔ ای ناظرین بائبل کی اِس بے نظیر تعلیم کے مقابل میں قرآن کی کچھ آب و تاب ہی ذرہ سوچو کونسا طریق خدا کے مناسب اور انسان کے شامل حال ہی۔ اور کس طریق سے حیات ابدی کے لئے عمدہ اور پاکیزہ تیاری ہو سکتی ہی – بائبل ہی کے طریق الحیات سے۔ اِسلئے قرآن از روئے طریق الحیات بھی فضول ٹھہرتا ہی +

راقم - جے - ایل - ٹھاکر داس پسرور ضلع سیالکوٹ — باقی آئندہ

منقولات

ظلم

ظلم وہ چیز ہی کہ جو ہر فعل کے ساتھ باِفراط و تفریط قلیل آ موجود ہوتا ہی اور جس طرح پر تحت عدل بہت کچھ فضایل ہیں ویسے ہی ظلم کی ذیل میں بہت کچھ عیوب اور ناہمواریاں مثل شہوت و غضب موجود ہیں۔ الحاصل کہ جو کلام خلاف حکمت و شجاعت و عدالت کئے جائیں اُن سب کا نام ظلم ہی۔ واضح ہو کہ ظلم نہایت نامرغوب خصلت ہی ظالم ہرگز اپنے مطلب اور مُدعا میں کامیاب نہیں ہوتا اور اگر ابتدا میں کامیابی بھی تصور ہو تو بھی انجام وبال جان و مال تصور ہی۔ دیکھو ہزاروں خاندان اور سیکڑوں بادشاہتیں اسکی بدولت برباد ہوئیں اور ہوتی ہیں اور ہوں گی۔ اب اگر پوچھیں کہ ظالم کس خصلت کا آدمی ہوتا ہی تو عرض کرتا ہوں کہ جو شخص حکمت و غضب اور شجاعت و عدالت کو کام میں نہ لائے اور بخلاف تہذیب اُن کا کاربند ہو وہ ظالم ہی۔ جو شخص بہ طمع مال و منال چوری اور ڈکیتی فریب و دغا وغیرہ کا کارفرما ہو وہ ظالم ہی۔ جو شخص مستحقوں کو نہ دے قرضخواہوں کو ادا نہ کرے نفس پروری کرے وہ ظالم ہی۔ جو دنیا پر مغرور ہو کر خدا کو بھول کر لذت باقی کو چھوڑکر نعمائے فانی کا طلبگار ہو وہ ظالم ہی۔ جو شخص آئین ملک اور دستور بزرگان قدیم سے منحرف ہو کر سرتابی کرے وہ ظالم ہی۔ جو بد معاملگی کرے بد عہدی کا عادی ہو خیانت کرے وہ ظالم ہی۔ جو شخص بابت بدروں اور مراعات نیکو نمیں تغافل کرے وہ ظالم ہی۔ جو استحقاق واجب سے زیادہ کا طلبگار ہو اور دوسروں کے حقوق پر قبضہ کرے وہ ظالم ہی۔ جو کسی پر بے رحمی سے ستم کرے اور لیاقت سے زیادہ جزا و سزا کرے وہ ظالم ہی۔ جو کسی کی عزت میں بٹہ لگائے اور امنیت عامہ میں خلل ڈالے وہ ظالم ہی۔ جو دباؤ ہمکاکے کسی کے ناموس میں رخنہ ڈالے شوخ چشمی سے ناکردنی کا مرتکب ہو وہ ظالم ہی۔ جو اپنے نفس کی تہذیب میں سرزنش نہ کرے وہ ظالم ہی۔ جو حرکت مغلوب شہوت و غضب و جہالت کرنے میں اُنکا جو پیرو ہی وہ ظالم ہی۔ علی ہذا اسی نمط اور باتوں پر دھیان کرلو کہ جو کام بدون رعایت شرایط عدالت کئے جاتے ہیں وہ سب از قسم ظلم ہیں اور کرنے والا اُسکا ظالم ہی اور ایسا شخص مردود دارین ہوتا ہی اور انجام کو ذلت و خواری کے ساتھ روسیاہ جہان سے اُٹھایا جاتا ہی اور بدنامی سے لعنت کا طوق گلے میں ہوتا ہی اُسکے بعد مرنے کے لوگ شکرانہ ادا کرتے ہیں - اور بے آئی موت اُسکے لیے لوگ چاہتے ہیں۔ جیساکہ شیخ سعدی نے کہا ہی +

ظالمے راخفتہ دیدم نیم روز۔
گفتم این فتنہ است خوابش بردہ بہ۔

اِس تحریر سے ماحصل یہ ہی کہ انسان اِس خصلت ناپسندیدہ کا عادی نہو اور حراست احوال کو مرعی رکھے - اور چونکہ موت سب کے واسطے یقینی ہی لہذا بدنامی سے روسیاہ مرنا بُرا ہی۔ بہ نسبت اُسکے جو نیکنام اور سرخرو دنیا سے اُٹھایا جائے۔ سعدی کا قول ہی +

نیک و بد چوں ہمیں بباید مُرد۔
خنک آنکس کہ گوئے نیکی بُرد۔

کوکب ہند

امیر کابل

کابل - ۲۲ - جولائی - کل شیرپور میں ایک دربار منعقد ہوا جسمیں اس امر کا اعلان کیا گیا کہ گورنمنٹ نے ابیا کا تصفیہ کر دیا ہے کہ عبدالرحمان خان کو امیر کابل تسلیم کیا جائے - یہہ دربار دروازہ ہیڈ کوارٹر کے قریب ایک بہت وسیع خیمہ کے اندر ہوا اور اُس میں سرداران کابل اور جماعت سرداران عبدالرحمان خان کی طرف سے وکلائًا حاضر تھے مگر مجمع بہت زیادہ نہ تھا +

جنرل سٹوارٹ صاحب صدر جلسہ تھے اور مسٹر گریفن صاحب جانب راست اور جنرل ابرتھنٹ صاحب جانب چپ رونق افروز تھے اور جنرل راس صاحب اور جنرل ہیوج گف صاحب و جنرل بیکر صاحب و جنرل ڈانٹ صاحب شریک جلسہ تھے +

جنرل سٹوارٹ صاحب نے اُس بیان کے ساتھ کارروائی جلسہ شروع کی کہ حاضرین جلسہ کو اس غرض سے بُلایا گیا ہے کہ اس اعلان کو اعزاز بخشا جائے کہ گورنمنٹ نے عبدالرحمان خان کو امیر تسلیم کر لیا ہے اب آپ صاحبان اس تقریر کو متوجہ ہو کر سنیں جو مسٹر گریفن صاحب پڑھینگے - تقریر مذکور حسب ذیل تھی -

سرداران و رئیسان و صاحبان - تین ماہ سے کچھ ہی زیادہ عرصہ ہوا ہے کہ مینے آپ صاحبان کے سامنے سر دربار صراحت کی تھی کہ آئندہ کے لئے افغانستان کی نسبت کیا کیا جائیگا - مینے اُسوقت آپسے بیان کیا تھا کہ افغانستان کو داخل ممالک محروسہ سرکار انگریزی کر لینا منظور نہیں ہے بلکہ جسوقت انتظام ملک کے بندوبست کی نسبت اطمینان کی صورت ہو جائے گی اور کسی سردار کو امیر تسلیم کر لیا جائیگا جو صرف گورنمنٹ انگریزی کی نسبت ہی خیالات دوستانہ رکھتا ہو بلکہ اُسکے اہل ملک بھی دل سے مددگار ہوں تو فوراً افواج ملکہ معظمہ قیصر ہند اس ملک سے واپس بلا لیجائینگی - اُسوقت سے جنرل سر ڈنلمس سٹوارٹ صاحب اور جنرل سر فریڈرک صاحب اور خود مینے گورنمنٹ کی خواہشوں کو عمل میں لانے کے واسطے کوششیں کی ہیں اور آج آپکو یہاں اسبات کے سُنانے کے واسطے بُلایا گیا ہے کہ ہماری کوششیں کامیاب ہوئی ہیں - چونکہ صورتحال واقعات نے سردار عبدالرحمان کو ایسا موقعہ دیدیا ہے جس سے گورنمنٹ کی خواہش اور اُمیدیں پوری ہوتی ہیں - جناب نائب السلطنت ہند اور جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کی گورنمنٹ بخوشی اعلان کرتی ہیں کہ وہ سردار عبدالرحمان خان امیر عظیم الشان دوست محمد خان کے پوتے کو کابل کا امیر تسلیم کرتے ہیں گورنمنٹ کے واسطے یہہ امر باعث اطمینان خاطر ہے کہ اقوام اور رئیسان نے ایک ممتاز رکن خاندان بارکزئی کو ترجیح دی ہے جو ایک مشہور سپاہی اور دانا اور تجربہ کار ہے +

اُنکے خیالات نسبت گورنمنٹ انگریزی دوستانہ ہیں اور جب تک انکی حکومت سے ظاہر ہوگا کہ وہ خیالات اُنکے دل میں اثر رکھتے ہیں تب تک سرکار انگریزی کی مدد سے وہ محروم نہیں رہ سکتے +

سب سے بہتر طریق اُنکے واسطے گورنمنٹ انگریزی کی نسبت دوستی ظاہر کرنیکا یہہ ہے کہ اپنی رعایا میں سے اُن لوگوں کو جو ہمارے کام آئے ہیں دوست سمجھیں +

اے رئیسان و صاحبان - بموجب اُن اظہارات کے جو پہلے آپ سے کئے جا چکے ہیں عنقریب افواج جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند اُن سرحدات کے اندر واپس چلی جائینگی جو بروئے اُس عہدنامہ کے قرار پائی ہیں جو محمد یعقوبخان امیر سابق کے ساتھ ہوا تھا - ہم اُمید کرتے ہیں اور اچھی طرح سے باور کرتے ہیں کہ آپ لوگ انگریزوں کو دوستی کے ساتھ یاد رکھینگے - ہم تم سے میدان میں جہاں کہیں تم مقابل ہوئے ہو لڑے ہیں مگر تمہارے مذہب میں کسی طرح سے دست اندازی نہیں کی گئی تمہاری عورتوں کی عزت کا لحاظ کیا گیا ہے اور ہر شخص اپنی جائداد پر اطمینان کے ساتھ قابض رہا ہے جس چیز کی فوج کیواسطے ضرورت ہوئی ہے فراخ حوصلگی کے ساتھ اُسکی قیمت ادا کی گئی ہے جب سے میں کابل میں آیا ہوں میں ہر روز آپسے ملتا رہا ہوں مگر مینے کسی افغان کو کسی سپاہی فوج جناب قیصر ہند کے چلن کی نسبت شکایت کرتے نہیں سنا خواہ انگریز ہو خواہ دیسی - سرکار انگریزی کو ہمیشہ افغانستان کی نسبت اچھا خیال رہا ہے آپ سب صاحبان جانتے ہیں کہ پہلے ایران ملک کی کس طرح سے اُسنے مدد اور اعانت کی ہے - اسکو بجز تمہاری خوشی اور فارغ البالی کے اور کوئی خواہش نہیں ہے اور یہہ بات صرف اسی غرض سے ہے کہ آج گورنمنٹ موصوف سردار عبدالرحمان خان کو امیر کابل تسلیم کرتی ہے +

مسٹر گریفن صاحب نے اوّل تقریر مذکور فارسی میں بیان کی پھر انگریزی میں بعد اسکے کنگھام صاحب نے پشتو میں اُسکا ترجمہ کیا - بعد ازاں جنرل سٹوارٹ صاحب نے مردمان کابل کیطرف خطاب کیا اور کہا کہ اُمید ہے کہ تم مردمان اقوام اضلاع مختلفہ کو جو کچھ ہوا ہے معلوم کرا دوگے اور یہہ کہ جب فوج واپس چلی جائیگی تمام افغان تنازعات باہمی کو جانے دیں اور متفق ہو کر تمام ملک میں امن قائم کرنے کے واسطے امیر کی مدد کریں +

جنرل صاحب کی اس تقریر کا ترجمہ ایران منخہ صاحب نے

ترجمہ کیا - رجمنٹ نمبر ۲ کے سوجوان کا گارڈ آف آنر معہ بینڈ باجہ کے حاضر تھا +

شملہ - ۲۳ - کابل ۲۲ - جولائی - آج پانچ بجے ایک دربار منعقد ہوا جسمیں تمام رئیسان و سرداران کابل و نواح کابل حاضر ہوئے +
سردار عبدالرحمان خان کی طرف سے ایک جماعت وکلا کی شریک جلسہ تھی - سردار عبدالرحمان خان کو علے الاعلان اور باضابطہ امیر کابل از طرف گورنمنٹ جناب ملکہ معظمہ تسلیم کیا گیا - عبدالرحمان چاریکار میں ہی - ملک میں بالکل امن ہی +

اخبارات ملکی وولایتی

جنرل ڈی رگلز باشندہ ورجینیا نے ایک کل مصنوعی بارش کے لئے ایجاد کی ہی جہاں حاجت بارش کی ہو وہاں مینہ برسا سکتے ہیں - ہمکو یقین نہیں +

لنڈن - اخبارات لنڈن سے معلوم ہوا کہ ایکسو چالیس شخص امتحان ڈاکٹری دینے کیلئے تیار ہیں یہہ ڈاکٹر فوجی محکمہ کے لئے درکار ہیں مگر اسمیں بیشتر ہندوستانی یوریشین ہیں +

شملہ سے خبر آئی کہ ۱۰ جولائی کو جارل لٹن کے گھوڑونکا نیلام ہوا اسمیں اُمید تھی کہ دس ہزار روپیہ ملیگا مگر اس سے کم وصول ہوا +

خبر ہی کہ لارڈ لٹن نے اپنے عہدہ سے استعفا دینے کے پہلے گیارہ گیارہ سو ماہواری دونوں شاہزادوں برہما کی تنخواہ مقرر کردی تھی +

بمبئی کے محفوظ ڈویژن کو حکم ہوا کہ اسکی بریگیڈ سندھ سے قلعہ اور قندھار کو جائیں گورنمنٹ ہند نے یہہ حکم بذریعہ گورنمنٹ بمبئی اور کمانڈر انچیف کے کماندران بریگیڈ کو براہ راست بھیجا ہی +

جیکب یہہ جو خبر آئی تھی کہ جیکب رفل پلٹن جسکو قندھار سے روانگی کا حکم ملا تھا وہ منسوخ ہوا اس پلٹن کی ملازمت کی حاجت قندھار سے فارس کی جانب مطلوب تھی اور شاید یہہ خیال کیا گیا ہو کہ ایوب خان کے ساتھ بہت فوج نہیں پس اُدھر سے زیادہ فوج کا بھیجنا فضول تھا +

پیرس کے ایک اخبار میں بیان ہی کہ فرانسیسی گورنمنٹ ٹونکوئین پر فوج کشی کرنے کی تیاری کر رہی ہی اور اُسکا اصل منشا یہہ ہی کہ باغیوں اور دریائی ڈاکوؤں کو جو سمندر کے کنارے اور ملک میں ہیں دور کرے اور چین سے بذریعہ ٹونکوئین یعنے دریائے سرخ نامہ و پیام و آمد و رفت جاری کرے +

مذکورہ بالا تحریر میں یہہ بھی ذکر ہی کہ فی الحال ٹونکوئین فتح کرنیکا منشا نہیں ہی مگر یہہ تجویز ہوئی ہی کہ اسکا ایک ایجنٹ گورنمنٹ ایجنٹ اس ملک میں اس غرض سے مقرر ہو کہ بالآخر اُسکو ملک فرانس کی ماتحتی میں لائے +

روسی ترکستان گزٹ مخبر ہی کہ اواخر ماہ اپریل ۱۸۸۱ء (مطابق جدید شمار سال) کو ممالک کلدجا خالی ہونا شروع ہو گا - مطابق فوجی کوچ کے قاعدہ اخیلین کے روسی فوج اُسکو چھوڑے گی جبنی فوج ملک میں داخل ہو کر قبضہ کرے گی - کرنیل پی پی شوباف مقرر ہوئے ہیں کہ اُن کاموں کو انجام کریں +

اخبار گلوس سے معلوم ہوا کہ چینی حکام نے روسی تجار اور کاروانوں کو چینی سلطنت میں داخل ہونیکو منع کیا ہی +

ہندوستان میں انگریزی فوج کے بڑھنے کے قابل ایک رسالہ حفظان صحت کے لئے ایکسو پونڈ انگریزی سے زیادہ گورنمنٹ ہند نے دینے کا وعدہ کیا ہی یہہ رسالہ سلیس انگریزی زبان میں تیار ہونا چاہئے +

خبر ہی کہ تبرہ موضع پرونرپور واقع سب ڈویژن باقر گنج کی ہنوز نہایت ابتر حالت ہی انھیں مالگذاری وغیرہ کے واسطے فساد ہی - اب ایک سارجنٹ اور دس کانسٹیبل ایک سال کے لئے اس علاقہ میں مقرر ہوئے اس علاقہ کو ایکہزار سات سو اکسٹھ روپیہ خرچ میں پڑیگا

رمپا میں غدر کے فرو ہونے کی بابت یہہ خیال اُمید کیجاتی ہی کہ جب ۳۶ ہندی پلٹن کو کونادا سے داخل ہوئی تو متفرق مقامات پر تقسیم کی گئی تھی جس سے ایک سرگروہ گرفتار ہوا اور باقی کے پکڑے جانیکی اُمید ہی - اگر ایسا ہی ہوتا رہا تو غدر رفع ہو جائیگا +

جیلنگ شپ کلکتہ ۶ اگست کو دارجلنگ سے روانہ ہونگے +

کرنیل ڈبلیو ایچ سیوز ارشاٹ کو اجازت ہوئی کہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہوں +

لودیانہ

دس روز سے بارش نہیں ہوئی تھی اور گرمی نے پھر لوگوں کو تنگ کرنا شروع کیا تھا یہاں تک کہ دو تین روز سے رات کو بھی سخت گرمی ہوتی تھی مگر منگل کی رات کو بارش نے پھر گرمی کو دبا دیا ہی اُمید ہی کہ اسیطرح وقت بوقت بارش ہوتی رہیگی +

۲۶ جولائی سے جناب صاحب کمشنر بہادر قسمت انبالہ اجلاس سشن فرمارہے ہیں چنانچہ اجلاس موصوف میں شرف الدین ڈاکو و رہزن و خونی کا مقدمہ پیش ہو رہا ہی - اُسنے پنجاب سے لیکر پٹنہ عظیم آباد تک ۱۴۰ واردات کی تھیں اب صرف تین مقدموں میں ماخوذ کر

جون ۱۸۹۰ء سے لودیانہ میں مقدمات مذکور کی تحقیقات ہو رہی تھی۔ یقین ہے کہ اجلاس سشن سے اُسکی کامل تدارک ہوجائیگی۔ جناب صاحب کمشنر بہادر ۱۰ روز تک یہاں دیگر مقدمات ڈاکہ زنی وغیرہ کے فیصلہ کرینگے ✣

خانگیوں و کسبیوں کو تحصیل کی معرفت حکم سنایا گیا تھا کہ تم لوچہ بازار میں جاکر آباد ہو جاؤ ورنہ ایکماہ کے بعد تمکو جبراً گلی کوچوں سے نکالا جائیگا ۲۳ روز اِس حکم کو گذر گئے ہیں صرف ایک ہفتہ باقی ہے اب تک بدستور گلی کوچوں میں آباد ہیں دیکھیں اِس حکم کی تعلیم کسطرح ہوتی ہے ✣

اشتہار کچہری کلکٹری ضلع لودیانہ

از پیشگاہ مسٹر جی۔ ای۔ ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

مال خیدپسر وہانے ساکنہ لودیانہ۔ مطالبہ ... بنام بدھو پسر گلاب قابض حقیت

ایصال ... بنام بدھو پسر گلاب مذکور قابض حقیت

سمات کرسوں سکنہ بوہ پرگنہ سانہ وال

چونکہ مقدمہ مندرجہ بالا میں بابت ہر دو کھاتہ مفصل ذیل

کھاتہ ... بسوہ کھاتہ ... بیگہ

حقیت مدیون واقعہ رقبہ موضع بوہ پرگنہ سانہ وال تحصیل لودیانہ ٹکڑہ ٹکڑہ ہو کر بتاریخ ۲۷ اگست ۱۸۹۰ء کو بمقام کچہری صدر دس دس پانچ پانچ گہٹہ کا ٹکڑا ہوگا واسطے قیمت اندازی زمین اور بولی خام نیلام ہوگا جس کسیکو خریدنا منظور ہووے حاضر ہو کر خرید کر لیوے

فقط۔ ۲۲ جولائی ۱۸۹۰ء

آئینۂ قرآن

موسومہ بہ

فہرست قرآن

ہمارے پاس آئینۂ قرآن کی خریداری کی درخواستیں ہماری خواہش کے موافق نہیں پہونچی ہیں اسلئے تا حال اُسکا چھپنا شروع نہیں ہوا ہے۔ اگر ناظرین اخبار و دیگر صاحبان اسکی خریداری کی درخواستیں ۱۲۰ اور بھیجدیں تو ہم بہت جلد آئینۂ قرآن کو چھاپدیں۔ ہمارے معاونان صاحبان کو چاہیے کہ درخواستیں روانہ کرائیں جن جن صاحبوں کی درخواستیں ہمارے پاس پہونچ چکی ہیں اُنکے نام درج رجسٹر ہو چکے ہیں بعد انطباع کے ارسال خدمت ہوگی ✣

المشتہر

سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

رسیدزر

جناب منشی حسن علی صاحب سفیر از الور۔ ۱۲/

جناب میر جعفر خان صاحب از سلطانپور۔ /۷

جناب بابو رجب علی صاحب اسسٹنٹ سرجن نمبر ۱۳ از کانگڑہ ۔ ۳/

جناب میر گل حسن صاحب از حیدرآباد۔ ۳/

جناب منشی مہر سنگھ از شفاخانہ تھل علاقہ افغانستان۔ ۱۲/

منشی امام الدین صاحب از سیالکوٹ۔ ۲/

جناب شیخ بہادر صاحب از سیلس۔ ۱۲/

جناب منشی بدھاوامل صاحب بہار کلری۔ ۱۰/

جناب شیخ وارث الدین صاحب از کرسچن سٹور امرتسر۔ ۳/

جناب بابو جمیل سنگھ صاحب از فیروزآباد۔ ۱/۱۲

جناب پادری جے ڈبلیو ٹیگسن صاحب از گجرات۔ ۱۲/

جناب جوالا سنگھ صاحب از تھل۔ ۳/

جناب مسٹر ابرہن صاحب حیدرآباد۔ ۱/۱۲

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ... صاحب کے اہتمام سے چھپا